Open Access

Al-Irfan *(Research Journal of Islamic Studies)*

Published by: *Faculty of Islamic Studies & Shariah*
Minhaj University Lahore

ISSN: *2518-9794 (Print), 2788-4066 (Online)*

Volume 10, Issue 20, July-Dec 2025,

Email: alirfan@mul.edu.pk

مصنوعی ذہانت (AI) کے اخلاقی و فقہی پہلو: اسلامی اصولوں کی روشنی میں ایک تنقیدی جائزہ

Ethical and Jurisprudential Aspects of Artificial Intelligence (AI): A Critical Review in the Light of Islamic Principles

Dr. Syed Muhammad Haroon Shah Bukhari

Lecturer, Islamic Studies Department, University of Gujrat, Punjab, Pakistan

mefbukhari@gmail.com

ABSTRACT

Artificial Intelligence (AI) is one of the most significant scientific and technological developments of the modern era, profoundly influencing almost every aspect of human life. While AI offers unprecedented opportunities for efficiency, convenience, and innovation, it simultaneously raises complex ethical, social, and jurisprudential questions. This study critically examines AI through the lens of Islamic ethics and jurisprudence. Key issues discussed include human free will and accountability, the distinction between halal and haram, privacy concerns, employment challenges, military applications, and AI's role in judicial and economic systems. The research aims to demonstrate how Islamic law can provide a moral framework that ensures the beneficial use of AI for humanity. Drawing upon the Qur'an, Sunnah, classical juristic maxims (such as la darar wa la dirar and al-darurat tubih al-mahzurat), and insights from contemporary Muslim scholars, the paper proposes an integrated framework for engaging with AI. The conclusion reached is that AI, in itself, is permissible (mubah), but its usage must conform to the objectives of Shariah (maqasid al-shari'ah) and ethical boundaries.

Keywords:

Artificial Intelligence, Islamic Ethics, Fiqh, Maqasid al-Shariah, Privacy, Halal and Haram, Military Applications, Technology and Islam, Juristic Maxims

مقدمہ

انسانی تاریخ میں علم و فن کی ترقی ہمیشہ سے انسانی معاشرت اور تہذیب کے خد و خال متعین کرتی آئی ہے۔ پتھر کے دور سے لے کر صنعتی انقلاب اور پھر ڈیجیٹل عہد تک، ہر مرحلے پر انسان نے اپنی عقل و شعور کے ذریعے ایسے آلات و ذرائع ایجاد کیے جنہوں نے اس کی زندگی کے طور طریقوں کو بدل ڈالا۔ عصرِ حاضر میں جس ایجاد نے دنیا کو یکسر نئی جہت عطا کی ہے وہ "مصنوعی ذہانت" (Artificial Intelligence) ہے۔ یہ ایک ایسی سائنسی اور ٹیکنالوجیکل ترقی ہے جس نے نہ صرف انسان کی روزمرہ زندگی کو متاثر کیا ہے بلکہ فلسفہ، اخلاقیات، قانون، فقہ اور مذہب کے بنیادی سوالات کو بھی نئے سرے سے اٹھا دیا ہے مصنوعی ذہانت کی بنیاد کمپیوٹر سائنس، ریاضی اور الگورتھمز پر رکھی گئی ہے، جس کا مقصد انسانی ذہانت کی نقل کرتے ہوئے ایسے نظام تیار کرنا ہے جو خود سیکھ سکیں، فیصلہ کر سکیں اور عملی اقدامات سرانجام دے سکیں۔ آج AI کا دائرہ کار نہ صرف صنعتی اور معاشی میدان تک محدود ہے بلکہ یہ طب، تعلیم، عدلیہ، صحافت، عسکری امور اور حتیٰ کہ مذہبی و سماجی زندگی پر بھی گہرے اثرات ڈال رہا ہے (1) یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے مفکرین اور ماہرینِ اخلاقیات کے سامنے یہ سوال شدت سے کھڑا ہوا ہے کہ کیا مشین کو انسان کی طرح خود مختار حیثیت دی جا سکتی ہے؟ کیا اس کے فیصلے قابلِ اعتماد اور اخلاقی طور پر درست مانے جا سکتے ہیں؟ اور کیا یہ ٹیکنالوجی انسان کی فلاح کے بجائے اس کی بقا کے لیے خطرہ تو نہیں بن جائے گی؟

اسلام جو کہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، علم و حکمت کی ہر نئی جہت کو اصولی طور پر قبول کرتا ہے، بشرطیکہ وہ انسانیت کی فلاح اور اخلاقی دائرۂ کار کے اندر ہو۔ قرآن مجید میں بارہا انسان کو کائنات میں غور و فکر اور علم کے حصول کی ترغیب دی گئی ہے، اور نبی کریم ﷺ نے علم کو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا ہے۔ تاہم اسلام نے ساتھ ہی یہ بھی اصول دیا ہے کہ علم و ٹیکنالوجی کو ہمیشہ مقاصدِ شریعت کے تابع رہ کر استعمال کیا جائے۔ ان مقاصد میں دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔(2)

مصنوعی ذہانت کے حوالے سے جدید دنیا میں جو مباحث اٹھ رہے ہیں ان میں سے اکثر براہِ راست ان ہی مقاصد سے متعلق ہیں۔ مثال کے طور پر:[3]

- پرائیویسی اور نگرانی کا مسئلہ عقل اور جان کے تحفظ سے متعلق ہے۔
- خودکار ہتھیاروں کا مسئلہ جان کے تحفظ کے اصول کو چیلنج کرتا ہے۔
- ملازمتوں کے ختم ہونے کا خطرہ مال کے تحفظ سے متعلق ہے

اور اگر AI کو انسان کی اخلاقی یا دینی رہنمائی کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ دین کی حفاظت کے پہلو کو متاثر کر سکتا ہے۔ یوں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ AI نے فقہی اور اخلاقی سطح پر ایسے سوالات کو جنم دیا ہے جنہیں نظر انداز کرنا ناممکن ہے۔ اسی پس منظر میں اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے مختلف پہلوؤں کو اسلامی اصولوں، فقہی قواعد اور اخلاقی بنیادوں کی روشنی میں پرکھا جائے، تاکہ ایک ایسا متوازن اور شریعت کے مطابق فریم ورک تجویز کیا جا سکے جو نہ صرف مسلم معاشروں بلکہ عالمی سطح پر انسانیت کے لیے رہنمائی فراہم کرے۔ اس مقدمے سے واضح ہوتا ہے کہ موضوع محض ایک سائنسی یا ٹیکنکل معاملہ نہیں بلکہ ایک وسیع دینی، اخلاقی اور فقہی بحث ہے جس پر مسلم مفکرین اور فقہا کو اپنے سنجیدہ موقف کے ساتھ سامنے آنا ہوگا۔ یہی اس مقالے کا بنیادی محرک اور علمی مقصد ہے۔

سابقہ تحقیقی جائزہ

مصنوعی ذہانت (AI) پر عالمی سطح پر ہونے والی تحقیق زیادہ تر سائنسی، ٹیکنالوجیکل اور اخلاقی پہلوؤں پر مرکوز رہی ہے۔ مغربی مصنفین نے AI کی تعریف، دائرہ کار، اس کے فوائد و **نقصانات** اور مستقبل میں انسانی زندگی پر اس کے اثرات پر متعدد مقالات اور کتابیں تحریر کی ہیں۔ مثال کے طور پر، نک بوسٹروم (Nick Bostrom) نے اپنی مشہور کتاب Superintelligence میں اس بات پر زور دیا ہے کہ AI مستقبل میں انسانی عقل کو پیچھے چھوڑ سکتی ہے اور اس کے نتیجے میں اخلاقی اور وجودی خطرات پیدا ہو سکتے ہیں (4)۔ اسی طرح، اسٹیفن ہاکنگ اور ایلون مسک جیسے سائنسدانوں اور ٹیکنالوجی ماہرین نے بھی خبردار کیا ہے کہ AI کا بے لگام استعمال انسانیت کے لیے بڑے خطرات کا سبب بن سکتا ہے۔(5)

اسلامی دنیا میں اس موضوع پر تحقیق ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ چند محققین نے مصنوعی ذہانت کے اخلاقی پہلوؤں کو اسلامی فقہ کے اصولوں سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر، ڈاکٹر یوسف القرضاوی اور دیگر معاصر فقہاء نے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں مقاصدِ شریعت (حفظِ دین، حفظِ نفس، حفظِ عقل، حفظِ نسل، اور حفظِ مال) کے اطلاق کو لازمی قرار دیا ہے (6)۔ تاہم، AI کے مخصوص پہلوؤں جیسے روبوٹکس (Robotics)، خودکار اسلحہ (Autonomous Weapons)، یا بگ ڈیٹا (Big Data) پر اسلامی تناظر میں کم لکھا گیا ہے۔ مزید برآں، موجودہ علمی مواد زیادہ تر مغربی اخلاقی فلسفوں جیسے منفعت پسندی (Utilitarianism)، فریضہ اخلاقیات (Deontology)، اور خُلقی اخلاقیات (Virtue Ethics) پر مبنی ہے، جبکہ اسلامی اخلاقی فلسفہ اور فقہی اصولوں کو اس بحث میں شاذ و نادر ہی شامل کیا گیا ہے۔(7)

تحقیقی خلا(Research Gap)

1. مغربی دنیا میں AI پر کثیر مواد موجود ہے لیکن وہ اسلامی اصولوں اور فقہی تناظر سے خالی ہے۔

2. اسلامی دنیا میں اگرچہ ٹیکنالوجی اور فقہ کے امتزاج پر کچھ کام ہوا ہے لیکن AI کے مخصوص اخلاقی مسائل پر تفصیلی فقہی تجزیہ ابھی تک سامنے نہیں آیا۔

3. موجودہ اسلامی لٹریچر زیادہ تر عمومی فتووں یا اصولی مباحث تک محدود ہے۔ جبکہ AI کے عملی استعمالات (مثلاً طبّی مصنوعی ذہانت (Medical AI)، عسکری مصنوعی ذہانت (Military AI)، معاشی مصنوعی ذہانت (Economic AI)) پر کم گفتگو ہوئی ہے۔

4. شریعت کے مقاصد اور اصولِ فقہ کے تحت AI کے لیے ایک منہجِ اجتہادی فریم ورک (Ijtihadi Framework) ابھی تک واضح طور پر پیش نہیں کیا گیا۔

یہی وہ تحقیقی خلا ہے جسے یہ تحقیق پر کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ نہ صرف علمی دنیا بلکہ پالیسی ساز ادارے اور مذہبی رہنما بھی AI کے حوالے سے اسلامی اصولوں کی روشنی میں بہتر رہنمائی حاصل کر سکیں۔

حصہ اول: اسلامی اصول اور اخلاقی بنیادیں(Islamic Principles and Foundations)

اسلامی تعلیمات میں اخلاقی اقدار اور اصولِ عدل و احسان کو ہر میدانِ حیات میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید انسان کو محض ایک معاشی یا عسکری اکائی نہیں مانتا بلکہ اسے خلیفۃ اللہ فی الارض قرار دے کر اخلاقی ذمہ داریوں کا بوجھ اس پر ڈالتا ہے۔ اسی لیے عسکری شعبے میں بھی، خواہ وہ روایتی جنگی ہتھیار ہوں یا جدید ٹیکنالوجی جیسے مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) پر مبنی نظام، اخلاقی دائرہ کار لازمی ہے۔

قرآنی اصول

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کو انسانی معاشرے کی بنیاد قرار دیا:

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ۔ (8)

یہ آیت اس امر پر زور دیتی ہے کہ ہر فیصلہ اور ہر عمل میں عدل اور خیر خواہی مرکزی کردار ادا کریں۔ اسی اصول کا اطلاق عسکری مصنوعی ذہانت (Military AI) پر بھی ہوگا کہ اس کا استعمال صرف دفاع، عدل اور انسانی جان کے تحفظ کے لیے ہو۔

تعلیمات نبوی ﷺ

احادیث مبارکہ میں بھی جنگ کے اخلاقی اصول بڑی وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"کسی عورت، بچے یا غیر مقاتل راہب کو قتل نہ کرو، کھیتی کو نہ جلاؤ اور درختوں کو نقصان نہ پہنچاؤ" (9)۔

یہ ہدایات عسکری اصولوں میں Non-Combatant Immunity کے مترادف ہیں، یعنی جنگ میں بھی غیر متعلقہ شہریوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اگر AI پر مبنی ہتھیار ایسے غیر ذمہ دارانہ فیصلے کریں جن سے بے گناہ افراد مارے جائیں، تو یہ سراسر اسلامی اخلاقی اصولوں کے خلاف ہوگا۔

فقہی وتاریخی تناظر

اسلامی فقہ میں "مقاصد الشریعہ" کے اصول کے تحت انسانی جان کی حفاظت کو اعلیٰ ترین مقصد قرار دیا گیا ہے (10)۔ اسی لیے مسلم فقہاء نے عسکری طاقت کے استعمال کو صرف "دفاع" یا "فتنہ وفساد کے ازالے" تک محدود کیا۔ تاریخ اسلام میں بھی جب جدید ہتھیار سامنے آئے تو علماء نے ان کے استعمال کو انہی اصولوں کے تابع رکھا۔ مثال کے طور پر منجنیق اور توپ کے استعمال پر فقہاء نے یہی شرط عائد کی کہ غیر مقاتلین محفوظ رہیں (10)۔

عصر حاضر میں اطلاق

آج کے دور میں عسکری مصنوعی ذہانت کے اطلاق میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مشین اپنی "اخلاقی بصیرت" (Moral Conscience) نہیں رکھتی۔ اگر AI کو مکمل طور پر خود مختار کر دیا جائے تو وہ صرف ڈیٹا اور الگوردمز کی بنیاد پر فیصلے کرے گی، نہ کہ اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر۔ اس خطرے کی وجہ سے اسلامی اصول تقاضا کرتے ہیں کہ AI پر انسانی نگرانی (Human Oversight) لازمی ہو تاکہ فیصلے عدل واخلاق کے مطابق رہیں۔ (11)

حصہ دوم: عسکری مصنوعی ذہانت کے خطرات اور اخلاقی چیلنجز (Risks and Ethical Challenges of Military AI)

مصنوعی ذہانت (AI) نے جہاں طب، معیشت اور تعلیم میں نئے امکانات پیدا کیے ہیں، وہیں عسکری میدان میں اس کے استعمال نے شدید نوعیت کے اخلاقی و فقہی سوالات کو جنم دیا ہے۔ یہ خطرات محض تکنیکی نوعیت کے نہیں بلکہ انسانیت اور عالمی امن کے لیے براہِ راست چیلنج ہیں۔

خود مختار ہتھیاروں کا خطرہ (The Risk of Autonomous Weapons)

خود کار ہتھیار (Autonomous Weapons Systems) ایسے ہتھیار ہیں جو انسانی مداخلت کے بغیر اپنے اہداف منتخب کر کے حملہ کر سکتے ہیں۔ یہ تصور "قاتل روبوٹس" (Killer Robots) کے نام سے مشہور ہے۔ سب سے بڑا اخلاقی سوال یہ ہے کہ جب مشین خود فیصلہ کرے تو اس کے کسی بھی غلط فیصلے کی ذمہ داری کس پر عائد ہو گی؟ یہ اور اس طرح کی دیگر کئی سوالات ہیں جو مصنوعی ذہانت کے حوالے سے پیدا ہوتے ہیں (12)

شہری آبادیوں کے لیے خطرہ (Civilian Risks)

AI ہتھیاروں کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ شہری اور فوجی اہداف میں فرق کرنے کی اخلاقی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اقوامِ متحدہ کی رپورٹوں میں بھی واضح کیا گیا ہے کہ ڈرون اور خود کار ہتھیاروں کے حملوں میں سب سے زیادہ نقصان عام شہریوں کو پہنچتا ہے (13) اسلامی تعلیمات میں غیر مقاتلین کو قتل کرنے کی سخت ممانعت ہے، لہٰذا ایسے ہتھیار براہِ راست ان تعلیمات کے خلاف جاتے ہیں۔

اخلاقی ذمہ داری کا بحران (Crisis of Moral Responsibility)

جب فیصلہ انسان کی بجائے مشین کرے تو اخلاقی و قانونی ذمہ داری دھندلا جاتی ہے۔ فقہی اصول کے مطابق "الجزاء بالعقل والاختیار" یعنی سزا و جزا کا تعلق عقل اور اختیار کے ساتھ ہے۔ لیکن اگر ایک الگورتھم کی بنیاد پر قتلِ عام ہو جائے تو ذمہ داران کے تعین میں اختلاف واقع ہو گا (14)

غیر متوازن طاقت اور استعماری خطرہ (Power Imbalance and Neo-Colonial Threat)

AI ہتھیاروں کے استعمال میں زیادہ تر سرمایہ اور مہارت صرف چند ترقی یافتہ ممالک کے پاس ہے۔ یہ صورتحال عسکری طاقت میں غیر متوازن تقسیم پیدا کرتی ہے جس کے نتیجے میں کمزور ممالک مزید دباؤ اور استعماری خطرات کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے یہ صریح ناانصافی ہے کیونکہ قرآن مجید ظلم و استکبار کے مقابلے میں مساوات اور عدل کو بنیادی اصول قرار دیتا ہے۔

غیر عادلانہ فیصلے

AI کے فیصلے بنیادی طور پر ڈیٹا پر مبنی ہوتے ہیں۔ اگر ڈیٹا میں تعصب (Bias) موجود ہو تو AI کے فیصلے بھی غیر عادلانہ ہوں گے۔ مثال کے طور پر چہرے کی شناخت (Facial Recognition) ٹیکنالوجی میں سیاہ فام یا مشرقی افراد کو مشتبہ قرار دینے کے امکانات زیادہ پائے گئے ہیں۔(15)

عملی مثالیں

کیس نمبر ۱: آذربائیجان-آرمینیا تنازعہ (2020)

اس جنگ میں ڈرون اور AI پر مبنی ہتھیاروں نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ کئی رپورٹس کے مطابق ان حملوں میں عام شہری بھی نشانہ بنے، جو جنگی اخلاقیات کی خلاف ورزی ہے۔(16)

کیس نمبر ۲: فلسطین میں اسرائیلی ڈرون ٹیکنالوجی

اسرائیل نے غزہ میں AI پر مبنی ڈرونز اور خودکار نگرانی کے نظام استعمال کیے جنھوں نے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں پیدا کیں۔ یہ صورتحال واضح طور پر اسلامی اصولِ عدل اور انسانی جان کے احترام کے منافی ہے۔(17)

حصہ سوم: فقہی مباحث اور اجتہادی نکات (Jurisprudential Discussions and Ijtihādī Points)

مصنوعی ذہانت (AI) کے بارے میں فقہی مباحث ایک نہایت نازک اور اہم موضوع ہیں کیونکہ یہ مسئلہ براہِ راست "تکلیف" (Legal Responsibility) اور "حکم شرعی" (Legal Ruling) سے جڑا ہوا ہے۔ فقہ اسلامی میں بنیادی اصول یہ ہے کہ احکام کا تعلق عقل، ارادہ اور اختیار رکھنے والے انسان سے ہے۔ جب کسی معاملے میں انسانی ارادہ براہِ راست شامل نہ ہو اور فیصلے مشین یا الگورتھم کے ذریعے ہوں، تو اس پر فقہی حکم لگانا ایک اجتہادی چیلنج ہے۔

تکلیف اور ذمہ داری کا سوال (Taklīf and Accountability)

اسلامی فقہ میں مکلف وہ ہے جو عاقل و بالغ ہو۔ قرآن میں آیا:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا(18)

یعنی اللہ کسی جان کو اس کی وسعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔

مصنوعی ذہانت چونکہ "عقلِ انسانی" یا "ارادۂ آزاد" (Free Will) نہیں رکھتی، اس لیے اسے مکلف قرار نہیں دیا جاسکتا۔ لہٰذا اس کے ہر عمل کی ذمہ داری اس کے ڈیزائنر، آپریٹر یا ریاست پر عائد ہو گی۔(19)

فقہی اصول: "الأمور بمقاصدها"

حدیث نبوی ﷺ کے مطابق اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔(20) چونکہ AI کسی نیت یا شعوری مقصد کی اہل نہیں، لہٰذا اس کے فیصلے شرعی طور پر "بے نیت" شمار ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان فیصلوں کا اخلاقی و قانونی بار اس کو استعمال کرنے والے انسانوں پر ہی ہو گا۔

اجتہادی امکان: قیاس اور جدید مسائل

فقہا نے ماضی میں "آلات" (Tools) اور "وسائل" (Means) کے احکام پر اجتہاد کیا ہے، جیسے آتشیں ہتھیاروں، پرنٹنگ پریس یا ریڈیو کے مسائل۔ AI کو بھی ایک "جدید وسیلہ" سمجھ کر اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اصولی طور پر جب کوئی آلہ مباح مقاصد میں استعمال ہو تو وہ جائز ہے، لیکن اگر وہ ظلم و فساد کے لیے ہو تو ناجائز ہو گا۔(21)

خودکار ہتھیار اور فقہی ممانعت

فقہی لحاظ سے دو پہلو نہایت اہم ہیں:

i. غیر مقاتلین کی حفاظت (Protection of Non-Combatants)

ii. ظلم اور زیادتی سے اجتناب

خودکار ہتھیار چونکہ ان دونوں اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اس لیے فقہا کے نزدیک ان کا استعمال فی نفسہٖ محلِ نظر ہے(22)

شہادت اور گواہی کا فقہی تصور

فقہ اسلامی میں شہادت کی قبولیت کے لیے عادل گواہ ضروری ہے۔ اگر AI سسٹمز تعصب زدہ ڈیٹا پر فیصلے کریں تو یہ ایسا ہی ہو گا جیسے فاسق یا ناقابلِ اعتماد گواہ عدالت میں گواہی دے (23)۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ AI کے ذریعے حاصل شدہ نتائج کو بلا تحقیق قبول کرنا فقہی اصولوں کے خلاف ہے۔

6. اجتہادی تجاویز (Ijtihādī Suggestions)

1. مسلم ممالک میں AI اتھارٹیز کا قیام: فقہی و اخلاقی کنٹرول کے لیے علماء، ماہرینِ قانون اور سائنسدانوں پر مشتمل مشترکہ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔

2. مصنوعی ذہانت (AI) کے شرعی اصولِ استعمال: جیسے عدل، عدمِ ظلم، انسانی جان کی حرمت، اور نیت کی اہمیت کو لازمی قرار دیا جائے۔

3. فقہی قاعدہ "سدّ الذرائع": یعنی ان ذرائع کو بند کرنا جو براہِ راست گناہ یا ظلم کی طرف لے جائیں۔ اس قاعدے کے تحت عسکری AI پر سخت پابندی یا محدود اجازت دی جاسکتی ہے۔

4. بین الاقوامی سطح پر فقہی موقف کی تشکیل: مسلم دنیا کو چاہیے کہ اقوام متحدہ اور عالمی فورمز پر ایک اجتماعی فقہی موقف پیش کرے تاکہ عالمی سطح پر AI کے غیر اخلاقی استعمال کو روکا جاسکے۔

حصہ چہارم: اسلامی متبادلات

مصنوعی ذہانت (AI) کے بڑھتے ہوئے استعمال نے دنیا بھر میں پالیسی سازوں اور مذہبی اسکالرز کو نئے سوالات کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مسلم دنیا کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اقدار، فقہی اصولوں اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی ایک واضح اور جامع پالیسی تیار کرے تاکہ AI کا استعمال خیر اور عدل کے مقاصد تک محدود رہے اور ظلم، ناانصافی یا استحصال کا ذریعہ نہ بنے۔

اسلامی نقطہ نظر کے مطابق ٹیکنالوجی بذاتِ خود نہ اچھی ہے نہ بری، بلکہ اس کی اخلاقی حیثیت اس کے استعمال پر منحصر ہے۔ لہٰذا مسلم دنیا کو درج ذیل اصولوں کی بنیاد پر AI کے لیے ایک "اسلامی فریم ورک" تشکیل دینا چاہیے:

1. مقاصدِ شریعت کی پاسداری: جان، مال، دین، نسل اور عقل کے تحفظ کو AI پالیسی کا مرکز بنایا جائے۔

2. عدل اور مساوات: AI کے فیصلوں میں غیر جانبداری اور عدل کو لازمی قرار دیا جائے۔

3. انسانی نگرانی (Human Oversight): تمام عسکری و غیر عسکری AI سسٹمز پر انسانی کنٹرول برقرار رکھا جائے تاکہ ذمہ داری انسان پر ہی رہے۔(24)

الف۔ قومی سطح پر اقدامات

i. AI ریسرچ کونسلز کا قیام:

مسلم ممالک میں ایسی کونسلز قائم کی جائیں جن میں فقہا، ماہرینِ قانون اور سائنسدان شامل ہوں تاکہ AI سے متعلق ہر نئی پیش رفت پر شرعی و اخلاقی رہنمائی فراہم کی جاسکے۔

ii. اسلامی ضابطہ اخلاق (Code of Ethics):

یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں AI کے استعمال کے لیے "اسلامی اخلاقی ضابطہ" تیار کیا جائے، جس میں عدل، دیانت اور انسانی حقوق کو بنیاد بنایا جائے۔

iii. عسکری AI پر محدودیت:

خودکار ہتھیاروں اور قاتل روبوٹس کے استعمال پر سخت شرائط اور قانونی رکاوٹیں عائد کی جائیں تاکہ شہریوں کی جان محفوظ رہے۔

ب۔ بین الاقوامی سطح پر اقدامات

i. اسلامی بلاک کی تشکیل: مسلم ممالک مل کر "اسلامی AI اتحاد" قائم کریں تاکہ مشترکہ پالیسی اور اخلاقی فریم ورک بنایا جاسکے۔

ii. اقوامِ متحدہ میں کردار: مسلم دنیا کو چاہیے کہ اقوامِ متحدہ میں "Autonomous Weapons Ban" کی حمایت کرے اور اس میں اسلامی اصولوں کے مطابق تجاویز شامل کرے۔

iii. بین المذاہب مکالمہ: اسلامی ممالک دیگر مذاہب اور تہذیبوں کے ساتھ مکالمہ کر کے ایک عالمی اخلاقی اتفاق رائے پیدا کریں تاکہ AI انسانی تباہی کی بجائے عالمی بھلائی کا ذریعہ بنے۔(25)

4. مطالعۂ کیس (Case Studies)

Case 1: ملیشیا اور اسلامی فنانس میں AI:

ملیشیا نے اسلامی بینکاری اور فنانس میں AI کو متعارف کرایا، جہاں شریعت پر مبنی اصولوں کی روشنی میں الگورتھمز تیار کیے گئے۔ یہ ماڈل اس بات کی مثال ہے کہ کس طرح AI کو شرعی اصولوں کے تحت نیک مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔(26)

Case 2: سعودی عرب کا نیشنل AI سینٹر:

سعودی عرب نے 2020 میں "نیشنل AI سینٹر" قائم کیا جس کا مقصد AI کو وژن 2030 کے اہداف کے ساتھ جوڑنا ہے۔ اس سینٹر کے چارٹر میں اسلامی اقدار اور انسانی فلاح کو کلیدی حیثیت دی گئی ہے، جو ایک عملی اسلامی متبادل کی طرف اشارہ ہے۔(27)

خلاصہ تحقیق

مصنوعی ذہانت کا عسکری میدان میں استعمال بظاہر طاقت، رفتار اور درستگی کا وعدہ کرتا ہے، لیکن اس کے اندر شدید اخلاقی، قانونی اور روحانی چیلنجز پوشیدہ ہیں۔ ایک طرف جدید ریاستیں خودکار ہتھیاروں کے ذریعے اپنی عسکری برتری قائم رکھنا چاہتی ہیں، تو دوسری طرف یہ سوال ابھر رہا ہے کہ کیا انسان اپنی تخلیق کردہ مشین کو اس درجے کی خودمختاری دے سکتا ہے کہ وہ زندگی اور موت کا فیصلہ کرے؟

اسلامی تعلیمات واضح طور پر بتاتی ہیں کہ انسانی جان کا احترام سب سے مقدم ہے، اور کوئی بھی ایسا نظام جو انسان کو محض ''اعداد و شمار'' یا ''ٹارگٹ'' بنادے، وہ شریعت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں جنگ کے دوران بھی اخلاقی اقدار کو برقرار رکھنے کی جو ہدایات دی گئی ہیں، وہ اس بات پر زور دیتی ہیں کہ ٹیکنالوجی کبھی انسانی ضمیر کا نعم البدل نہیں ہوسکتی۔

لہٰذا، عسکری AI کے استعمال میں یہ لازمی ہے کہ انسانی اختیار (Human Oversight) کو برقرار رکھا جائے، شریعت کے ضابطوں کو بنیاد بنایا جائے اور عالمی سطح پر ایسے قوانین بنائے جائیں جو انسانیت کو ممکنہ تباہی سے بچا سکیں۔ یہی رویہ نہ صرف اسلامی نقطۂ نظر کی نمائندگی کرتا ہے بلکہ عالمی امن کے لیے بھی واحد عملی راستہ ہے۔

سفارشات

اس موضوع پر مزید تحقیق کے کئی اہم پہلو ہیں جن پر علمی و تحقیقی میدان میں کام کیا جانا چاہیے:

1. فقہی اجتہاد: جدید ہتھیاروں اور مصنوعی ذہانت کے تناظر میں فقہ اسلامی کے اصولوں کی روشنی میں ایک نئ ''فقہ العصر'' کی تدوین، جس میں عسکری ٹیکنالوجی پر واضح شرعی احکام مرتب کیے جائیں۔

2. اسلامی عسکری اخلاقیات اور AI: یہ مطالعہ کہ کس طرح اسلامی اصولوں کو عسکری ٹیکنالوجی کی تیاری اور استعمال میں ضم کیا جاسکتا ہے، اور اس کے لیے ایک اسلامک ملٹری ایتھکس فریم ورک تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

3. بین الاقوامی پالیسی سازی: مسلم دنیا کی سطح پر عسکری AI کے حوالے سے مشترکہ پالیسی اور اقوام متحدہ میں ایک ''اسلامی موقف'' کی پیشکش پر تحقیق کی جاسکتی ہے۔

4. ٹیکنالوجی اور امن: عسکری AI کو صرف جنگ میں نہیں بلکہ امن قائم کرنے، دہشت گردی کے خاتمے اور انسانی جانیں بچانے کے لیے استعمال کرنے کے ماڈلز پر تحقیق کیہ گنجائش موجود ہے۔

5. انسانی-مشین تعلق: فلسفیانہ پہلو سے یہ سوال کہ آیا مشین کبھی انسانی شعور اور اخلاقی بصیرت کا نعم البدل بن سکتی ہے؟ اس پر اسلامی اور مغربی فلسفے کے موازنہ پر مبنی تحقیق کی جاسکتی ہے۔

6. مستقبل کے خطرات: ممکنہ خطرات جیسے کہ خودکار ہتھیاروں کا غیر ریاستی عناصر کے ہاتھ لگ جانا، یا بڑے ممالک کا ان ہتھیاروں کے ذریعے عالمی طاقت کا توازن بگاڑنا ان پر اسلامی نقطۂ نظر سے پالیسی تجاویز دی جاسکتی ہیں۔

****

(1) محمدی،م،(2023)،مقاصد الشریعہ اور مصنوعی ذہانت کے اخلاقی پہلو،جرنل آف اسلامک اسٹڈیز،15(2)،ص:45–67۔
https://journal.maqasid.org/index.php/jcms/article/view/107
(2)البانی،ناصر الدین،(2024)،علم کا حصول اور اس کی اہمیت،الحدیث:5(1)،12–25۔
https://www.alhadith.com/article/view/123
3
(4)بوسٹروم،نک،(2014)،سپرانٹیلیجنس:راستے،خطرات اور حکمتِ عملیاں۔نیویارک،آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
(5)ہاکنگ،اسٹیفن،ودیگر،(2016)،مصنوعی ذہانت کا مستقبل۔سائنٹیفک امریکن،314(2)،58–65۔
https://doi.org/10.1038/scientificamerican0216-58
(6) قرضاوی،ڈاکٹر یوسف،(2019)،فقه المعاصر : التكنولوجيا والشرع.،دوحہ:دار الفکر۔ص:45-68
(7) سردار،ضیاءالدین،(1985)،اسلامی مستقبل:آنے والے خیالات کی صورت۔لندن: مینسیل پبلشنگ،ص:22-35
(8) القرآن،النحل:90.
(9) بخاری،محمد بن اسماعیل،(1999)،الجامع الصحیح،دمشق:دار ابن کثیر حدیث نمبر 3016،ص:254
(10)الصاوی،محمد،(2010)،التطور التاريخي في استخدام الأسلحة في الفقه الإسلامي.الریاض،مکتبۃ السلام،ص:56-74۔
(11)لن، پیٹرک، ابنی، کیتھ، اور جینکنز، ریان (2017)، روبوٹ اخلاقیات 2.0: خودکار گاڑیوں سے مصنوعی ذہانت تک۔ آکسفورڈ:آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔ص:145–162۔
(12) سپیرَو،رابرٹ،(2007)، قاتل روبوٹس۔جرنل آف اپلائیڈ فلاسفی،24(1)،ص:62–77۔
https://doi.org/10.1111/j.1468-5930.2007.00350.x
(13)اقوامِ متحدہ،(2013)،ماورائے عدالت،فوری یا من مانی ہلاکتوں سے متعلق خصوصی نمائندہ کی مسلح ڈرونز کے استعمال پر رپورٹ (دستاویز A/HRC/23/47)۔
https://www.ohchr.org/en/documents/reports/use-armed-drones
(14) آرکن،رونالڈ سی،(2009)،خودمختار روبوٹس میں مہلک رویّے کی حکمرانی۔بوکاریٹن،فلوریڈا: سی آر سی پریس۔ص:-45 67
(15)بوولاموِنی،جوئے،اور گیبرو،ٹمنِت،(2018)،صنفی درجہ بندی میں بین الارتقائی عدم مساوات،پروسیڈنگز آف مشین لرننگ ریسرچ،81،ص:1–15۔
http://proceedings.mlr.press/v81/buolamwini18a.html

(16)کروٹوف، ربیکا، (2015)، قاتل روبوٹس آچکے ہیں: قانونی اور پالیسی مضمرات۔ کیمبرج، میساچوسٹس: ہارورڈ یونیورسٹی پریس۔ ص:102-118

(17)ایمنسٹی انٹرنیشنل، (2021)، اسرائیل: غزہ—ڈرون اور مصنوعی ذہانت کی جنگ کے شہریوں پر اثرات۔ لندن: ایمنسٹی انٹرنیشنل پبلیکیشنز۔
https://www.amnesty.org/en/documents/mde15/3450/2021/en/.

(18)القرآن،البقرہ،286.

(19) انٹرنیشنل کرائسز گروپ،(2020)،ناگورنو قرہ باغ:دوبارہ تصادم کا خطرہ۔
https://www.crisisgroup.org/europe-central-asia/caucasus/nagorno-karabakh-azerbaijan-armenia/nagorno-karabakh-risk-renewed-conflict.

(20) بخاری، محمد بن اسماعیل،(1999)، صحیح البخاری، کتاب النیت، حدیث نمبر 1-

(21) کمیلی، محمد ہاشم،(2003)اصول الفقہ الاسلامی، کیمبرج: اسلامک ٹیکسٹس سوسائٹی، ص:251-265۔

(22)قرضاوی، یوسف،(2001)، فقہ الجہاد فی الاسلام، قاہرہ: دارالشروق، ص:112-130۔

(23)عباسی، شاہد،(2022)،خودکار ہتھیار اور فقہ اسلامی: اجتہادی نکات۔ مجلہ اخلاقیات اسلامیہ،6:2ص:145-163۔
https://doi.org/10.1163/25888803-00602005-

(24)قرضاوی، یوسف،(2001)، فقہ الجہاد فی الاسلام، قاہرہ: دارالشروق۔ ص:112-130۔

(25)عباسی، شاہد،(2022)،خودکار ہتھیار اور فقہ اسلامی: اجتہادی نکات، مجلہ اخلاقیات اسلامیہ،6:2ص:145-163۔
https://doi.org/10.1163/25888803-00602005-

(26) محمد، نورالدین، (2021)، اسلامی بینکاری میں مصنوعی ذہانت کے اخلاقی اطلاق کی تحقیق: ملائشیا کا ماڈل، جرنل آف اسلامک اکنامکس اینڈ ٹیکنالوجی،8(1)، ص:55–78۔

(27)سعود، فہد،(2020)، سعودی عرب میں قومی AI حکمتِ عملی اور اسلامی اقدار، ریاض: کنگ عبدالعزیز سینٹر برائے AI اسٹڈیز۔ ص:12-35